رپورٹ: مهدی معاویہ

ملتان میں مجلس احرارِ اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس کی روداد اور منظور شدہ قرار دادوں کا متن

مسلمان دنیا بھر میں اسلام سے دوری کی وجہ سے پریشان ہیں

یہودیوں اور نصرانیوں کا نظام ریاست و سیاست ہماری مشکلات کا سبب ہے

شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے مسئلہ پر حکومت کا طرزِ عمل منافقانہ ہے

آبروریزی کی خبروں اور متاثرہ خاندانوں کی تصاویر کی اشاعت ذلت و رسوائی ہے

حکومت قادیانیوں کو کُھلی چھٹی دینے کی بجائے انہیں نکیل ڈالے

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کا دوروزہ اہم اجلاس ۲۵، ۲۶ جنوری ۱۹۹۳ء کو دارِ بنی ہاشم میں منعقد ہوا۔ کُل دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست ۲۵ جنوری کو بعد نمازِ عشاء حضرت مولانا عبدالحق چوہان مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی جبکہ دوسری نشست ۲۶ جنوری کو صبح ۱۰ بجے محترم حکیم محمد صدیق تارڑ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

اجلاس میں جماعت کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ مولانا محمد اسحٰق سلیمی،

چودھری گلزار احمد، مولانا محمد مغیرہ، مولانا اللہ یار ارشد، ابو سفیان تائب، چودھری نور الدین، سید عطاء المومن بخاری، غلام حسین، سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ، حافظ انیس الرحمن، سید محمد کفیل بخاری، سید خالد مسعود گیلانی، صوفی نذیر احمد، حافظ کفایت اللہ، میاں محمد اویس اور دیگر ارکان نے شرکت کی۔

اجلاس میں پاکستان کی موجودہ سیاسی، سماجی، دینی و اقتصادی صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا۔ اور یہود و نصاریٰ کے دیئے ہوئے نظامِ ریاست و سیاست کو بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں اور بالعموم اُمتِ مسلمہ کے تمام مسائل و مشکلات کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ اور یہود و نصاریٰ کے نظام "جمہوریت" کی بجائے اسلام کے آفاقی نظامِ حیات کے نفاذ کو پاکستان کی بقاء کے لئے ضروری قرار دیا گیا۔

قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے سلسلہ میں حکومت کا منافقانہ طرزِ عمل قابلِ مذمت ہے۔

حکومت اپنے وعدوں کا پاس رکھے اور یہود و نصاریٰ، مرزائیوں اور شکست خوردہ کمیونسٹوں کی سازشوں سے باخبر رہے۔ اگر حکومت نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو تمام پاکستانی مسلمان شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج تک احتجاجی تحریک چلانے میں حق بجانب ہوں گے۔

دشمنانِ خدا اور رسول، مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کا عملی نفاذ کر کے مرزائیوں کی ملک اور دین دشمن سرگرمیوں کا سدِباب کرے۔

اخبارات اور ٹیلی ویژن کے ذریعے اجتماعی و انفرادی آبروریزی کی خبروں اور متاثرہ خاندانوں کی تصاویر کی اشاعت قابلِ مذمت ہے۔ وزیرِ اعظم مظلوم خاندانوں سے اظہارِ ہمدردی ضرور فرمائیں مگر اس عمل کو مذموم سیاسی تشہیر کا ذریعہ نہ بنائیں۔

انسانیت سوز جرائم کی بیخ کنی کے لئے وزیرِ اعظم اور اُن کی حکومت کا طرزِ عمل نہ صرف ناکافی ہے بلکہ مجرموں کی حوصلہ افزائی اور متاثرہ خاندانوں کی ذلت و رسوائی کا سبب ہے۔ حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اخبارات اور ٹیلی ویژن پر ایسی خبروں کی اشاعت پر پابندی عائد کر کے آبرومندانہ رویہ اختیار کرے۔ معاشرے میں انسانیت سوز جرائم کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خاتمے کے لئے مجرموں کو شریعتِ اسلامیہ کے مطابق فوری اور عبرتناک سزائیں دی جائیں۔

بسوں اور ویگنوں میں ریکارڈنگ اور فلموں کی نمائش پر پابندی عائد کی جائے جس سے نہ صرف شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے بلکہ یہ عمل حادثات کا سبب بھی بن رہا ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی پر فحش گانوں اور ڈراموں کی بھرمار نے نوجوان نسل کو جنسی جنون میں مبتلا کر دیا ہے۔ اخبارات و جرائد میں فحش تصاویر کی یومیہ اشاعت نے نئی نسل کا اخلاق تباہ کر دیا ہے۔ ملک میں بدامنی اور بے راہ روی کے ان اسباب کو قانوناً ختم کیا جائے۔ اور اس قسم کے ملکی و غیر ملکی تمام لٹریچر کی اشاعت پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

افغانستان، تاجکستان، ازبکستان، فلسطین، کشمیر، بوسنیا، صومالیہ، الجزائر اور عراق کے حالات و مسائل اور بابری

بقیہ صفحہ نمبر ۱۹ پر دیکھیں۔